31803 ـ ولادت كے بعد خون چاليس يوم كے بعد بھی آتا رہے تو كيا بعد والے ايام كی نمازوں كی قضاء كرنا ہو گی ؟

سوال

ميں ولادت كے دو ماہ بعد نماز ادا كرنا شروع كی كيونكہ خون دو ماہ بعد ركا تھا، اور مجھے علم نہيں تھا كہ عورت چاليس يوم كے بعد پاك ہو جاتی ہے اور اس پر نماز فرض ہے، مجھے اس حكم كا علم ولادت كے نو ماہ بعد ہوا، اس ليے جن بيس ايام كی نماز ميں نے ادا نہيں كی اس كا ميرے ذمہ كيا واجب ہوتا ہے؟
اور اگر اس كی قضاء واجب ہوتی ہے تو كس وقت قضاء كی جائے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد لله.

اول:

نفاس كی زيادہ سے زيادہ مدت ميں علماء كرام كا اختلاف پايا جاتا ہے بعض علماء نفاس كی زيادہ سے زيادہ مدت چاليس يوم قرار ديتے ہيں كيونكہ ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا كی حديث ميں ہے:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے دور ميں نفاس والی عورتيں چاليس سوم تك بيٹھتی تھيں "

سنن ابو داود حديث نمبر (139) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے حسن صحيح قرار ديا ہے، اور جمہور علماء كرام كا مسلك يہی ہے.

چنانچہ اس كے بعد بھی اگر خون آتا رہے تو غسل كر كے نمازيں ادا كی جائينگی، عام عادت سے ہٹ كر چاليس يوم كے بعد جو خون آيا ہے ان ايام كی نمازيں قضاء كريں كيونكہ يہ حيض ہے.

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (10488) كے جواب كا مطالعہ كريں.

اور بعض علماء كرام مثلا شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ كہتے ہيں: ـ ولادت كی بنا پر آنے والا خون اصل ميں نفاس كا خون ہے، اس ليے خون ركنے تك نماز ادا نہيں كی جائيگی ـ ان كا كہنا ہے كہ نفاس كی زيادہ سے زيادہ كوئی حد مقرر نہيں.

اور بعض علماء نفاس کی زیادہ سے زیادہ حد ساٹھ یوم (دو ماہ) قرار دیتے ہیں، یہ امام شافعی رحمہ اللہ کا مسلک ہے.

احتیاط اسی میں ہے کہ چالیس یوم کے بعد والے ایام اگر ماہواری کے موافق نہ ہوں تو ان کی قضاء کر لیں.

دوم:

رہا مسئلہ نمازیں قضاء کرنے کی کیفیت کیا ہے تو جیسے ہی آپ کو یہ حکم پہنچا تو آپ پر قضاء لازم ہے، لیکن اگر زیادہ ایام کی بنا پر آپ کو مشقت ہے تو آپ حسب استطاعت قضاء کریں چاہے اس میں کئی دن لگ جائیں.

واللہ اعلم .